ہفوات مرزا صاحب

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

مرزا غلام اے قادیانی نے ملہم، مجدد، مامور، مثیل مسیح، مسیح ابن مریم، مسیح موعود، محدث، نبی ظلی نبی، بروزی نبی، شرعی نبی، تمام الہامی صحیفوں کی پیشگوئیوں کا مورد، خدا کا پہلوان نبیوں کے چوغہ میں، تمام نبیوں کی خوبیوں کا مجموعہ، تمام نبیوں کا مثیل، کرشن ردر گوپال، آریوں کا بادشاہ، خاتم الانبیاء وغیرہ وغیرہ سے ہوتے ہوئے خدا کے بیٹے اور پھر خدائی کے دعویٰ تک کئے۔

جس شخص کے اتنے دعوے ہوں، اسکے دعووں پر غور کرنے سے پہلے یقینی طور پر اسکی شخصیت کا جائزہ لیا جائے گا کہ یہ شخصیت پاکیز گی، صفائی، اخلاق، عقل و دانش، روحانیت، حکمت، دیانتداری اور حقوق العباد کے اس معیار پر پوری اترتی ہے جو کہ نبیوں کے وجود کا خاصہ ہوتی ہیں یا کہ یہ صاحب صرف مراق و مالیخولیا کا شکار یا مذہبی دکاندار ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعاوی کی طرح انکے خاندان بھی بیشمار تھے جسکا ذکر کچھ آگے چل کر آئے گا اور بیماریاں بھی بیشمار تھیں جنکی کسی قدر تفصیل میرے مضمون ''**دائم المرض مرزا**''، میں آچکی ہے۔

جس زمانے میں مرزا صاحب نے اپنا مذہبی کھڑاگ پھیلایا، اس زمانے میں ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی، سماجی، علمی و روحانی حالات، پیچیدگیوں، تنزل، خوف، غربت اور انتشار کے شدید دباؤ کا شکار تھے۔ دوسرے مرزا صاحب نے ایک ماہر پروپیگنڈہ باز کی چالیں چلیں اور پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر آنے والوں کو انکی بے خبری اور لاپروائی کی وجہ سے علم مسمریزم کا شکار بھی بنایا جسکی وجہ سے انکو کچھ کامیابی حاصل ہوئی۔ اور جو چند ہزار لوگ اپنی کم علمی، دین سے محبت، سادگی، مجبوریوں، اغراض کی وجہ سے مرزا صاحب کے ساتھ لگے رہے۔

آج کے احمدیوں کی نوے فیصد تعداد انہی کی نسل ہیں، جن کو اصل حقائق کا کچھ علم نہیں، بس وہ پیدا ہوتے ہی برین واشنگ کا شکار بنتے ہیں اور جب بالغ ہوتے ہیں تو سمجھائے ہوئے نہیں بلکہ سدھائے ہوئے احمدی ہوتے ہیں، اور انکو دو چار آیتیں، چار پانچ حدیثیں، دو چار حوالے، دو چار پینترے، اور میں نہ مانوں کی رٹ سکھا کر اور دماغ میں ایک یہ بات ڈالکر کہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ تیرے فرقے کے لوگ علم و فضل میں سب سے آگے ہوں گے، اور تمہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا، دوسرے مولوی جو حوالے دے وہ جھوٹ ہیں یا توڑ مروڑ کر پیش کئے ہوئے ہیں انکو نہ ماننا، ایک احمدی کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ بات بھی صحیح ہے کہ جب ہر حوالے کو یہ کہہ کر رد کر دیں کہ آپ لوگ صحیح حوالے نہیں دیتے، پورے حوالے نہیں دیتے، زیر زَبر کا چکر وغیرہ تو بزعم خود وہ جیتے ہی جیتے ہوئے ہیں بلکہ اس طرح تو وہ ماں کے پیٹ سے ہی فاتح پیدا ہوئے ہیں، میں خود بھی ایک عرصہ تک اس قسم کی خوش فہمی میں مبتلا رہا کہ میں تین آیتوں، چار حدیثوں اور پانچ پینتروں سے، غیر احمدیوں کے بڑے سے بڑے مولوی کا مُنہ بند کر سکتا ہوں، لیکن جب ایک بٹ صاحب نے اپنی (بزعم خود) فتح کا قصہ تفصیلاً مجھے سنایا، اور اس قصہ سنانے کے بعد بٹ صاحب نے دادطلب نظروں سے میری طرف دیکھا....تو.....میں اتفاق سے ان مولوی صاحب کی باتیں کسی اور موضوع پر سن چکا تھا اور ان سے مجھے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل تھا اور ان سے عقیدتاً، اتفاق نہ کرنے کے باوجود، انکے مطالع، اور مدلل طرز گفتگو کو بھی سراہتا تھا۔ (بٹ صاحب کے جانے کے بعد) میں بڑی دیر تک سوچتا رہا کہ کیا ایک بچہ جسکو چلنا بھی نہیں آتا ایک پہلوان کو چاروں شانے چت کر سکتا ہے؟ اور جب تجزیہ کیا تو اکثر احمدیوں کا طرز عمل بٹ صاحب کی طرح ہی تھا، اور یہی سمجھ آئی کہ ہم سب ایک ہی طریقہ سے سدھائے گئے ہیں کہ جب کوئی مخالف بات کرے تو اسکو کہو کہ حوالہ دو، جب وہ جماعت کی کسی کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک عام (جماعتی) مولوی کی لکھی ہے اسکی بات میرے لئے حجت نہیں، کسی خلیفہ کی بات ہو تو بتاؤ، جب وہ حوالہ بھی سامنے رکھ دو تو کہتے ہیں نہیں میرے لئے مسیح موعود کی لکھی کہی بات صحیح ہے باقی کسی کی بات میرے لئے قابل قبول نہیں، جب وہ حوالہ بھی آگے رکھ دیں تو پہلے یہ اعتراض کہ یہ حوالہ صحیح نہیں توڑ موڑ کر پیش کیا جا رہا ہے، سیاق وسباق سے ہٹ کر ہے۔ لیکن جب اصل حوالہ بھی آگے رکھ دو تو پھر کہیں گے کہ قرآن اور حدیث سے بات کرو اور وہاں تیرہ چودہ صدیوں کے آئمہ، اولیاء کرام کی تحریرات کو نذر انداز کر کے پھر مرزا صاحب کی ہی تاویلات کو پیش کرتے ہیں! خدا کا شکر ہے کہ میرا معاملہ تو ''سدھائے ہوئے ہیں'' سے ''سدھائے ہوئے تھے'' پر آگیا ہے۔ اللہ باقی احمدیوں کو بھی ہدایت دے، آمین۔ خیر بات ہو رہی تھی کہ مرزا صاحب کی ذات پر کہ وہ آیا نبوت کے اہل تھے یا نہیں، اس سلسلے میں خاکسار اپنے مطالعہ اور فرقہ قادیانیت میں اپنے پچپن سالہ ذاتی تجربات کے نتائج پر مشتمل مختلف موضوعات کے تحت، اس فرقہ کے بارے میں ایک سلسلہ مضامین کا لکھ رہا ہے، موجودہ مضمون میں مرزا صاحب کے حکمت، علم اور عقل و دانش کا مختلف جہتوں سے انتہائی مختصر جائزہ پیش کرونگا، گر قبول افتذ زہے عزوشرف، میں اپنے مضامین میں بنیادی طور پر مرزا صاحب، انکی اولاد اور اصحاب کی اپنی تحریروں کو ہی بنیاد بناتا ہوں (تاہم کوئی متبادل نہ ہونے کی صورت میں قادیانی علماء، سکالرز کی کتابوں کے حوالے بھی دیتا ہوں)، تاکہ میرے احمدی

دوست یہ نہ کہیں کہ یہ مولویوں کے حوالے ہیں جو جھوٹ ہوتے ہیں۔ وہ بیچارے بھی اور کیا کہیں؟ انکو سکھایا ہی یہی گیا ہے۔ امام الزماں کے لئے جو معیار قرآن وحدیث سے ثابت ہے اسکے مطابق مرزا صاحب کے دعوے دیکھنے چاہئیں، لیکن مرزا صاحب کا امام الزماں ہونے کا دعویٰ بھی ہے اور اس دعویٰ کی جو خصوصیات، یا خوبیاں یا معیار قابلیت مرزا صاحب خود پیش کریں، اگر اس کے مطابق بھی جائزہ لیں تو میرا خیال ہے کہ قارئین کو تفننِ طبع کے طور پر کچھ مزید مواد میسر آ جائیگا۔ اس لئے آج خاکسار مرزا صاحب کے اپنے مقرر کردہ معیار پر، مرزا صاحب کے بعض افعال، اور ارشادات وغیرہ جانچنے کے لئے آپکی خدمت میں پیش کر رہا ہے اور اس خواہش کے ساتھ کہ آپ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ''امام الزماں کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں، طبابت کی رو سے بھی، ہیئت کی رو سے بھی، طبعی کی رو سے بھی، جغرافیہ کے رُو سے بھی، اور کتب مسلمہ اسلام کی رو سے بھی اور عقلی بناء پر بھی''۔ ضرورت الامام / رخ، ج ۱۳ / ص ۴۸۰۔ اور مرزا صاحب کے فرزند، قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ اور خود ساختہ مصلح موعود مرزا البشیر الدین محمود احمد لکھتے ہیں کہ ''مسیحیت یا نبوت وغیرہ کا دعویٰ کرنے والا اگر درحقیقت سچا ہے تو یہ امر ضروری ہے کہ اسکی فہم اور دِرایت (بمعنی دانائی، عقل، دانش، تصدیق، وہ علم جس میں روایت کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں، بحوالہ فیروز اللغات۔ ناقل) اور لوگوں سے بڑھ کر ہو''۔ حقیقة النبوة، ضمیمہ نمبر ۳۔ بحوالہ رد قادیانیت، ص ۱۴۵، مصنفہ مولانا منظور چنیوٹی۔

اس مضمون میں خاکسار مرزا صاحب کی لایعنی باتوں، کاموں اور تحریروں کو ''ہفوات مرزا'' کے نام سے پیش کر رہا ہے، مرزا صاحب نے جو منہ میں آیا کہا، جو دل کو بھایا کیا اور جو خیال ذہن میں آیا لکھ مارا، بغیر یہ دیکھے کہ اس بات کا اثر کیا ہوگا یا اس بات کا مطلب کیا ہوگا، اس کام کا نتیجہ کیا نکلے گا اور اس تحریر پر کون ہنسے گا اور کون روئے گا۔ پہلے اسی موضوع پر کیا لکھ چکے ہیں اور اب کیا لکھ رہے ہیں۔ مرزا صاحب کے کچھ دعویٰ جات نسبتاً تفصیل سے پیش خدمت ہیں، کیونکہ آپ جب ان دعویٰ جات کو مدنظر رکھ کر مضموں کا مطالعہ کرینگے تو میرے خیال میں میرا مفہوم آپ بہتر سمجھ سکیں گے۔

سُپر نبی : مرزا صاحب کی تحریر میں چھپے ہوئے پیغام پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے، مرزا جی کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمام نبیوں کی صفات کا مجموعہ ان کو بنایا ہے، فرماتے ہیں، ''اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں، ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جائیں تو وہ میں ہوں''۔ براہین احمدیہ پنجم / رخ، ج ۲۱ / ص ۱۱۷ و ۱۱۸۔ اب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ نے رسول کریمؐ کو تو نہ بتایا جو کہ نبیوں کے سردار ہیں کہ تمام انبیاء کی خوبیوں ان میں یکجا کر دی ہیں اور جب چاہا تو مرزا صاحب کے زمانے اور انکے وجود میں؟ اور پھر فرماتے ہیں ''اُس (خدا) نے ہر نبی کو جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے''۔ نزول المسیح / رخ، ج ۱۸ / ص ۴۷۷۔ اب ذرا ان دونوں حوالوں کو غور سے دیکھئے کہ دوسرا حوالہ بھی میرے پہلے حوالے سے اخذ کردہ مطلب کی تائید کرتا ہے یا نہیں، کہ سب نبیوں کو نبیوں کے سردار محمد ﷺ سمیت صرف جام دیا، لیکن مرزا جی کے لئے اور صرف مرزا جی کے لئے جام لبالب بھر کر دیا۔ اگر کسی قاری کا خیال ہے کہ یہ دو حوالوں سے تشفی نہیں ہوتی کہ مرزا جی اپنے آپ کو تمام نبیوں سے بڑھکر سمجھتے ہیں تو اس حوالے کے بارے میں کیا خیال ہے، مرزا جی فرماتے ہیں، ''آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا''۔ حقیقت الوحی / رخ، ج ۲۲ / ص ۹۲۔ اب دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کسی ایک نبی کی بھی تخصیص نہیں کی اور اپنے آپ کو ''سُپر نبی'' کے طور پر پیش کر رہے ہیں، احمدی حضرات کہیں گے کہ نہیں یہ غلط مطلب ہے، لیکن آئے مزید چیک کر لیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بیٹے بھی یہی تاثر دیتے ہیں جو میرا تاثر ہے یا کہ نہیں، مرزا جی کے بیٹے بشیر الدین محمود احمد جو بزعم خود مصلح موعود بھی کہلاتے ہیں، لکھتے ہیں ''کہ اس (مرزا غلام احمد) نے ہمارے لئے اخلاقیات اور ضابطہ حیات کا مکمل ذخیرہ چھوڑا ہے، تمام ذی عقل انسانوں کو یہ ماننا پڑیگا کہ ان پر عمل کرنے سے ہی مسیح موعود کی آمد کے مقاصد کی تکمیل ہو سکتی ہے''۔ احمدیت یا سچا اسلام ص ۵۲۔ بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ، دیکھیں ہم بطور مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات کی دوسرے مذاہب کے بہت سے انصاف پسند لوگ بھی تائید کرتے ہیں کہ انسانی اخلاق اور مکمل ترین ضابطہ حیات کا اصل ذخیرہ دراصل آنحضرت ﷺ نے چھوڑا ہے، لیکن یہاں رسول کریم ﷺ کا نام اشارتاً بھی نہیں لیا جا رہا بلکہ ہر اچھائی کو مرزا صاحب سے منسوب کر کے اور ان کو سب سے بہتر (بزعم خود) قرار دیکر مرزا صاحب کے چھپے ہوئے ''سپر نبی'' کے دعوے کو مضبوط بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، اور لاشعوری طور پر قادیانیوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانے کی کوشش ہو رہی ہے کہ مرزا غلام احمد ایک ایسا سپر نبی ہے جسکے سامنے سارے نبی (نعوذ باللہ) اَیویں ہی ہیں یا نبیوں کے سردار سمیت سب اسکے سامنے پانی بھرتے ہیں کیونکہ خدا بھی مرزا صاحب کے ارادہ کے تحت ہے، کیونکہ مرزا صاحب کا الہام ہے، ''میں وہی ارادہ کرونگا جو تمہارا ارادہ ہے''، حقیقه الوحی / رخ، ج ۲۲ / ص ۱۰۸۔ اس قسم کے حوالے تو بیشمار ہیں مگر اس مضمون میں ان سب حوالوں کا ذکر نہیں ہو سکتا۔ مختلف موضوعات کے تحت خاکسار کے مضامین میں قدرے تفصیلاً یہ حوالے مل سکتے ہیں۔

خاندان:۔ مرزا صاحب کے خاندان کا تعین کرنا بھی آسان نہیں۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ نے بذریعہ اپنے الہام کے مجھے یہ حجت بھی سکھلائی کہ انکو کہہ دے کہ رسول اور نبی اور سب جو خدا کی طرف سے آتے اور دین حق کی دعوت کرتے ہیں۔ وہ قوم کے شریف اور اعلیٰ خاندان میں سے ہوتے ہیں۔ اور دنیا کی رُو سے بھی انکا خاندان امارت اور ریاست کا خاندان ہوتا ہے۔ تا کوئی شخص کسی طور کی کراہت کر کے دولت قبول سے محروم نہ رہے۔ سو میرا خاندان ایسا ہی ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے الہام مندرجہ صفحہ ۴۹۰ میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے۔ **سُبحان الله تبارک و تعالی زاد مجدک ینقطع آباء ک و یبدء منک**۔ یعنی سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جس نے تیرے خاندان کی بزرگی سے بڑھ کر تجھے بزرگی بخشی۔ اب سے تیرے مشہور (کیا واقعی کوئی مشہور باپ دادا تھا بھی؟۔ ناقل) باپ دادوں کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا ابتدا خاندان کا تجھ سے کریگا۔ جیسا کہ ابراہیم سے کیا۔ ضمیمہ تریاق القلوب ۲/ رخ، ج ۱۵/ ص ۲۸۵۔ لیکن اپنے خاندان کے بارہ میں یہ بھی مرزا صاحب ہی کا ارشاد ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں، ''میں ایک نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا اور اس قدر کم حیثیت تھا کہ قابل ذکر نہ تھا اور کسی ایسے ممتاز خاندان سے نہ تھا''۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم/ رخ، ج ۲۱/ ص ۷۰۔ مرزا صاحب نے ایک جگہ اپنا شجرہ نسب یوں دیا ہے۔

مغل برلاس!!! ''اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مُرتضٰی اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گُل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے، اور میرے بزرگوں کے پُرانے کاغذات سے جو ابتک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مُلک میں سمرقند سے آئے تھے''

اسرائیلی اور فاطمی!!! ''غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک حصہ فاطمی۔ اور میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں''۔ تحفہ گولڑویہ/ رخ، ج ۱۷/ ص ۱۱۸۔

تفصیل کیلئے کہ مرزا صاحب بنی فاطمہ اور بنی اسرائیل کیسے بنے تو اسکو تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۱۴ سے ۱۱۷ تک پڑھیں۔

الہاماً فارسی الاصل!!! لیکن مہدی بننے کی تیاری ہو رہی تھی اور کہیں کسی کتاب میں پڑھا ہوگا کہ جو ایمان کو ثریا سے واپس لائے گا، وہ فارسی الاصل ہوگا اور اب خاندانی ریکارڈ کو نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے الہاماً فارسی الاصل بن گئے ☆ ''عرصہ سترہ یا اٹھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالےٰ کے متواتر الہامات سے مُجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے باپ دادے فارسی الاصل ہیں''۔ کتاب البریہ حاشیہ/ رخ، ج ۱۳/ ص ۱۶۲۔ اور بعد میں مرزا جی کا خدا الہاماً اس رجل فارسی کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے، کس بات کا؟

خاندان چینی حدود سے!!! ''شیخ محی الدین ابن عربی اپنی کتاب فص میں مہدی خاتم الاولیاء کی ایک علامت لکھتے ہیں کہ اسکا خاندان چینی حدود میں سے ہوگا، اور اُسکی پیدائش میں یہ ندرت ہوگی کہ اُسکے ساتھ ایک لڑکی بطور توام پیدا ہوگی، یعنی اس طرح پر خدا اناث کا مادہ اُس سے الگ کر دے گا۔ سو اسی کشف کے مطابق اس عاجز کی ولادت ہوئی ہے اور اسی کشف کے مطابق میرے بُزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں''۔ تحفہ گولڑویہ حاشیہ/ رخ، ج ۱۷/ ص ۱۲۷۔ (ابن عربی کی روایت میں تحریف کی تفصیل کبھی آئندہ)

بنی فاطمہ میں سے ہونے کے ثبوت!!! ''یہ ہے کہ سادات کی جڑھ یہی ہے کہ وہ بنی فاطمہ ہیں، سو میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ ہمارے خاندان میں یہ طریق جاری رہا ہے کہ کبھی سادات کی لڑکیاں ہمارے خاندان میں آئیں اور کبھی ہمارے خاندان کی لڑکیاں اُن کے گئیں، ماسوا اس کے یہ مرتبہ فضیلت جو ہمارے خاندان کو حاصل ہے صرف انسانی روائتوں تک محدود نہیں بلکہ خدا نے اپنی پاک وحی سے اسکی تصدیق کی ہے۔ نزول المسیح حاشیہ/ رخ، ج ۱۸/ ص ۴۲۶۔ اب کئی دادیوں سے ایک پر اُتر آتے ہیں ''یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی''۔ ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ/ رخ، ج ۱۸/ ص ۲۱۲۔ بنی فاطمہ ہونے کا ایک اور ثبوت، سادات کی دامادی!!! ''اور بنی فاطمہ ہونے میں یہ الہام ہے (عربی عبارت کا ترجمہ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ میں) یعنی تمام حمد اور تعریف اُس خدا کے لئے جس نے تمہیں فخر دامادی سادات اور فخر علو نسب جو دونوں مماثل و مشابہ ہیں عطا فرمایا یعنی تمہیں سادات کا داماد ہونے کی فضیلت عطا کی''۔ تحفہ گولڑویہ/ رخ، ج ۱۷/ ص ۱۱۷۔ ا ''پھر علو خاندان کی نسبت دوسرا الہام یہ ہے۔ **الحمدلله الّذی جعل لکلمالصهروا لنسب**۔ ترجمہ اُس خدا کو تمام تعریفیں ہیں جس نے تیری دامادی کا رشتہ عالی نسب میں کیا۔ اور خود تجھے عالی نسب اور شریف خاندان بنایا............ اور اس عظمت خاندانی کے علاوہ میرے الہامات میں جس قدر اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سید اور بنی فاطمہ ہیں۔ یہ ایک خاص فخر کا مقام ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر ان کی تعظیم کی ہو۔ بلکہ خدا نے اپنی خاص کلام اور گواہی سے اس کی تصدیق کر دی ہو''۔ ضمیمہ تریاق القلوب ۲/ رخ، ج ۱۵/ ص ۲۸۵ و ۲۸۶۔

اب اپنے آخری دور میں پھر مغلوں کی طرف لوٹتے ہیں!!! ''میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مغل ہوں''۔ براہین احمدیہ ۵ ضمیمہ / رخ، ج ۲۱ / ص ۳۶۳۔

چچازاد بھائی کی قوم!!! اپنے سگے چچازاد بھائی کی قوم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میرا چچازاد بھائی اپنے آپ کو قوم لال بیگیاں مشہور کرتا ہے۔ ملفوظات / ج ۶ / ص ۴۵۔

بے شمار نسلیں!!! ''اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔ یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیادت سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے۔ مگر میں اسپر ایمان لاتا اور اسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے۔ کیونکہ اسی پر الہام الٰہی کے تواتر نے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے''۔ ضمیمہ تریاق القلوب ۲ / رخ، ج ۱۵ / ص ۲۸۶ و ۲۸۷۔ ویسے تو مرزا صاحب نے اپنی ایک نظم میں بھی فرمایا ہے کہ ''نسلیں ہیں میری بے شمار'' ---------۔ خاکسار ان نسلوں پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا! یہ قارئین پر منحصر ہے کہ وہ مرزا صاحب کی کونسی نسل کو تسلیم کرتے ہیں، ویسے آپس کی بات ہے کہ اگر آپ کے قرب و جوار میں آپ کو کوئی اپنی اتنی نسلیں بتائے گا تو آپ اُسکو کیا سمجھیں گے، کیا کہیں گے؟؟؟

اخلاقی:۔ مرزا صاحب نے اپنے قلم سے نہ صرف اسلام کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ اپنے مخالفین کو جس طرح رگیدا ہے اسکی مثال کسی نبی کے کلام میں نہیں ملے گی، نہ ہی کسی آئمہ کے، نہ کسی مجدد کے، نہ کسی ولی کے، حتیٰ کہ کسی شریف آدمی کے کلام میں بھی نہیں ملے گی۔ اوپر سے یہ تعلّی کہ ''خدا وہ ہے کہ جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا''۔ اربعین ۳ / رخ، ج ۱۷ / ص ۴۲۶۔ اس فقرے کا بھی تجزیہ کریں تو بات بہت دور پہنچتی ہے لیکن اب ذرا مرزا صاحب کی (اُنکے خدا کی دی ہوئی) تہذیب دیکھئے فرماتے ہیں ''تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا''۔ حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۱۹۶۔ ''تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائیگا'' حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۲۰۵۔ ''اے کلب العناد، اے نادان''۔ حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۲۰۶۔ اور نمونے دکھانے سے پہلے میں مرزا صاحب کا ایک دعویٰ پیش کرتا ہوں، فرماتے ہیں ''میں سچ سچ کہتا ہوں، جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جسکو دشنام دہی کہا جائے''۔ ازالہ اوہام / رخ، ج ۳ / ص ۱۰۹۔ اب آپ کی خدمت میں مزید کچھ حوالے پیش کرتا ہوں، لیکن ان حوالوں کو پڑھنے سے پیشتر آپ سے درخواست ہے کہ ایک لمحہ کے لئے آنکھیں بند کیجئے اور تصور میں لائے کہ چھوٹے بچے کسی کو چڑانے کے لئے یہ باتیں کہہ رہے ہیں یا کوئی دل جلی بھٹیارن دانت پیس کر کوسنے دے رہی ہے، تصور میں لے آئے ہیں تو پھر پڑھئے، ''جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر''۔ حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۲۰۷۔ ''تجھ پر لعنت اے مسخ شدہ''۔ حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۲۰۹۔ ''اے غزنی کے بندر''۔ حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۲۱۰۔ ''تُو کتوں کی طرح تھا''۔ حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۲۱۱۔ ''تو غرق کیا گیا اور جلایا گیا اے احمقوں کے فضلے''۔۔ حجۃ اللہ / رخ، ج ۱۲ / ص ۲۲۰۔ داد دیجئے کہ مرزا صاحب واقعی سلطان القلم ہیں ابھی صرف ایک کتاب سے اخلاق و تہذیب کے نمونے سارے نہیں، آدھے بھی نہیں، چوتھائی بھی نہیں بلکہ صرف دیگ سے ایک دانے کے طور پر پیش ہیں، کیسی کیسی اخلاق فاضلہ سے پر تحریریں ہیں انکی، یہ تہذیب و اخلاق ہے جس کے ساتھ ''مرزا صاحب کے خدا'' نے انکو بھیجا ہے، اور یہ تحریریں اس بات کا ثبوت ہیں کہ مرزا صاحب سچ سچ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کبھی دشنام دہی نہیں کی؟ اور یہ تو مرزائی تہذیب کا مزید اعلیٰ نمونہ پیش ہے۔ ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''۔ نجم الہدیٰ / رخ، ج ۱۴ / صفحہ ۵۳۔ اور دشمنوں میں نہ صرف علماء، بلکہ مسلمان، انکے اپنے قریبی رشتہ دار اور پہلی بیوی اور اس بیوی سے اولاد بھی شامل ہے، آئے ہم سب ملکر یقین کریں کہ مرزا صاحب کو (اُنکے) خدا نے واقعی تہذیب کے ساتھ بھیجا ہے اور انہوں نے سچ مچ کبھی بھی کسی قسم کی دشنام دہی نہیں کی اور ہم مرزا جی ہی کے اس قول پر کہ ''گالیاں دینا سلفوں اور کمینوں کا کام ہے''۔ ست بچن / رخ، ج ۱۰ / ص ۲۰۔ اس بات کو ختم کر کے اگلی بات پر چلتے ہیں۔

تحمل:۔ آج بات زیادہ تر امام الزماں مرزا صاحب کے ارشادات کے تحت ہو رہی ہے، اور مرزا صاحب نے امام الزماں کی ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ اسمیں تحمل ہونا چاہئے، ہم مرزا صاحب کی اس بات کو سراہتے ہوئے اس طرف بھی ایک طائرانہ نظر ڈالتے چلتے ہیں، مرزا صاحب کا ارشاد ہے۔ ''قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ انکے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ بات نہایت قابل شرم ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچھ طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات پر منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح بھی

امام زمان نہیں ہوسکتا۔لہٰذا اسپر آیت **انک لعلی خُلُق عظیم** کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے'' ضرورۃ الامام / ر خ، ج ۱۳ / ص ۴۷۸۔اب ایک واقعہ مرزا صاحب کے برداشت اور تحمل کا بھی ہوجائے، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مرزا جی کے عقائد کے رد میں ایک کتاب ''سیف چشتیائی'' لکھی، اور مرزا جی کو بھی بھجوائی، جب وہ کتاب مرزا صاحب کو ملی تو ایک نظر میں ہی اندازہ ہوگیا کہ اس کتاب نے مرزا جی کے عقائد کے پرخچے اُڑا کر رکھ دیئے ہیں، انتہائی غیض وغضب کی حالت ان پر طاری ہوئی اور کہنے لگے۔'' **مجھے ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔ناقل) کی طرف سے پہنچی ہے۔وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن، پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر لعنت۔تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی**''۔اعجاز احمدی / ر خ، ج ۱۹ / ص ۱۸۸۔دیکھا آپنے خود ساختہ امام الزماں کا مثالی تحمل، کہ صرف انکے عقائد کے مخالفانہ کتاب ملنے پر نہ صرف مصنف، بلکہ اس پورے علاقے کو ہی ملعون قرار دے دیا۔اب اس علاقے کے لوگ یہ پڑھنے کے بعد کہ انکی سرزمین تا قیامت ملعون قرار دے رہے ہیں یقیناً فیض یاب ہو رہے ہونگے، امام الزماں کے فیض سے؟ اسپر مزید تفصیل کے ساتھ کسی آئندہ نشست میں، اب ہم اگلے موضوع کی طرف چلتے ہیں۔

طبابت:۔ مرزا صاحب کے بقول ان کے والد ایک حاذق طبیب تھے اور طبابت کا علم انہوں نے اپنے والد سے پڑھا تھا۔مرزا صاحب کی طبابت پر کسی حد تک تفصیلی روشنی تو کسی اور آرٹیکل میں ڈالیں گے، انشاءاللہ۔آج صرف ایک آدھ نمونہ سے ہی کام چلائیں۔مرزا صاحب کی طب کے بارے میں ہم انکے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے، جنکا لقب بمطابق مرزا صاحب کے الہام کے ''قمرالانبیاء'' ہے، لکھتے ہیں ''ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب (مرزا غلام احمد صاحب کے برادر نسبتی۔ناقل) نے مجھ سے بیان کیا کہ علاج کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود کا طریقہ تھا کہ کبھی ایک قسم کا علاج نہ کرتے، بلکہ ایک ہی بیماری میں انگریزی دوا بھی دیتے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ یونانی بھی دیتے جاتے تھے۔پھر جو شخص کوئی مفید بات کہدے اس پر بھی عمل کرتے تھے۔اور اگر کسی کو خواب میں معلوم ہوا تو اس پر بھی عمل فرماتے تھے۔پھر ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے تھے۔اور ایک ہی وقت میں ڈاکٹروں حکیموں سے مشورہ بھی لیتے تھے اور طب کی کتاب دیکھ کر بھی علاج میں مدد لیتے تھے، غرض علاج کو ایک عجیب رنگ کا مرکب بنا دیتے تھے اور اصل بھروسہ آپکا خدا پر ہوتا تھا'' سیرت المہدی ج سوئم، ص ۲۷۰، روایت ۹۰۶۔واہ بھائی واہ، دعاوی بھی مرکب، خاندان بھی مرکب، اخلاق بھی مرکب اور اب طب بھی مرکب۔ابھی تو پتہ نہیں اور کیا کیا مرکب ہوگا؟ دوستو ذرا سوچو، ایک دیہاتی اوران پڑھ عطائی بھی اس طرح نہیں کرتا جسطرح یہ (خود ساختہ) امام الزماں، جسکا دعویٰ ہے کہ'' **امام الزماں کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں، طبابت کی رو سے بھی**.......... اور یہ ایک ایسے طبیب کا ذکر ہے جو سب نبیوں سے علم وعرفان میں افضل ہونے کا دعویدار ہے۔اس نبی کی نہ صرف طبابت بلکہ ہر کام، ہر دعویٰ، چوں چوں کا مربہ ہے۔لگ گیا تو تیر ورنہ........غریب غرباء اور عقیدتمند یا ارادتمند بیچارے تو انکی طبابت کا نشانہ بنتے ہی تھے، تکّہ لگ گیا اور بچ گئے تو مرزا جی کی کرامت اور اگر اگلے جہاں کو سدھارا تو اللہ کی مرضی۔ آیئے دیکھیں کہ گھر کے بھیدی ان کی طب پر کتنا بھروسہ کرتے تھے۔ایک واقعہ مرزا صاحب کی دوسری ساس کا، اُن خاتون کا جنہوں نے مرزا جی کو اپنی بیٹی نصرت جہاں دی (جو بعد میں مرزا جی کے حکم سے ام المومنین کہلائیں)، وہ اپنے داماد کی طب کے بارے میں کیا رویہ رکھتی تھیں، اس سلسلے میں مرزا جی کی سیرت مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا جی کی کتاب سے ایک واقعہ۔''ڈاکٹر میر محمد اسمعیل صاحب (برادر نسبتی مرزا جی۔ناقل) نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک چچیرا بھائی مرزا کمال الدین تھا، یہ شخص جوانی میں فقراء کے پھندے میں پھنس گیا تھا۔اس لئے دنیا سے کنارہ کش ہو کر بالکل گوشہ نشین ہوگیا۔مگر وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح حضرت صاحب سے پرخاش نہ رکھتا تھا۔علاج معالجہ اور دم تعویذ بھی کیا کرتا تھا، اور بعض عمدہ عمدہ نسخے اس کو یاد تھے۔**چنانچہ ہماری والدہ صاحبہ (مرزا جی کی ساس۔ناقل) میاں محمد اسحٰق کے علاج کے لئے ان سے ہی گولیاں اور ادویہ وغیرہ منگوایا کرتی تھیں** اور حضرت صاحب کو بھی اسکا علم تھا''۔سیرت المہدی / ج سوئم / ص ۲۳۴ / روایت ۸۳۱۔اندازہ لگائیں کہ یہ تھی طبابت علمی قوت والے امام الزمان کی اور اس پر اسکے گھر والوں کے اس امام الزماں کی طبابت پر یقین محکم کی، گھر کے خاص لوگ بھی انکی مرکب طبابت پر بھروسہ نہیں کرتے تھے اور اپنے اور بچوں کے علاج کے لئے اس امام الزماں کے شریکوں کے پاس جاتے تھے۔کیونکہ ان کو اچھی طرح علم تھا کہ ان کے علاج کس قدر مضحکہ خیز ہوتے ہیں، خاکسار آپ کی خدمت میں سر درد کا ایک نادر نسخہ مرزا جی کی طب سے پیش کرتا ہے اور آپ اگر چاہیں تو اس نسخہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں، مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے، سیرت المہدی میں لکھتے ہیں۔'' **ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب (مرزا جی کے چچازاد۔ناقل) کو سخت بخار ہوا، جسکا دماغ پر بھی اثر تھا اس وقت کوئی اور طبیب یہاں نہیں تھا۔(مجبوراً۔ناقل) مرزا نظام الدین کے عزیزوں نے حضرت صاحب کو اطلاع دی اور آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا۔علاج یہ تھا کہ آپ نے مرغا ذبح کرا کر سر پر باندھا**''۔سیرت المہدی / ج ۳ / ص ۲۷ / روایت ۵۱۱۔اسپر میں کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتا، یہ روایت خود ہی سب کچھ کہہ رہی ہے بس جس لائن کو خاکسار نے انڈر لائن کیا ہے اسپر مزید غور کریں گے تو اندازہ ہوجائیگا کہ ان علمی قوت والے امام الزماں کے پاس لوگ کب آتے تھے؟

لغویات سے دلچسپی :۔ جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ ولیوں اور خدا کے مقرب بندوں کو، نیک فطرت انسانوں کو لغویات، لغو قصوں اور فضول باتوں سے ہمیشہ کراہت رہی اور وہ ایسی چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں، اور اپنا کوئی لمحہ جو انکی انسانی، عائلی اور معاشرتی ذمہ داریوں سے بچا، اس لمحے کو انہوں نے اللہ کی عبادات اور ذکر اذکار وغیرہ میں خرچ کیا۔ اگر ایک ولی کی زندگی ایسی چیزوں سے پاک ہوتی ہے تو نبی کے کیا کہنے، اُسکا کام اور مقام تو ولی سے کہیں زیادہ آگے ہوتا ہے، اور اسکے پاس ایک لمحہ تو کیا اُس لمحے کا ایک حصہ بھی لغویات میں خرچ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ لیکن انگریزوں کے تحفظ یافتہ نبی کے بارے میں ایک واقعہ اُس نبی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب میں لکھا ہے، ''میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک عرب حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھا ہوا افریقہ کے بندروں کے اور افریقن لوگوں کے لغو قصے سنانے لگا۔ حضرت صاحب بیٹھے ہوئے ہنستے رہے۔ آپ نہ تو کبیدہ خاطر ہوئے اور نہ ہی اس کو ان لغو قصوں کو بیان کرنے سے روکا کہ میرا وقت ضائع ہو رہا ہے، بلکہ اسکی دلجوئی کیلئے آخیر وقت تک خندہ پیشانی سے سنتے رہے''۔ سیرت المہدی / ج سوئم / ص ۲۱۵ / روایت ۲۹۰۔ جب ہم اولیاء انبیاء کے قصے سنتے اور پڑھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انکے لئے کھانا کھانے کا وقت بھی نکالنا انکی مجبوری ہوتا ہے تا کوئی لمحہ نیکی سے اور ذکر اذکار سے خالی نہ جائے۔ لیکن یہاں خود ساختہ پیرنبی نہ تو لغو قصوں سے کبیدہ خاطر ہوتا ہے اور نہ ہی وقت ضائع ہونے کا احساس ہے اور نہ ہی کراہیت محسوس کرتا ہے، اور لغو قصوں پر دل کھول کر اس وقت تک ہنستا رہتا ہے جب تک کہ سنانے والا نہ تھک جائے لیکن کراہیت کہاں محسوس ہوتی ہے، مرزا جی اپنی زبانی بتاتے ہیں ''یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ میں ہمیشہ اپنے سفر کے دنوں میں مسجدوں میں حاضر ہونے سے کراہت ہی کرتا ہوں'' فتح اسلام / ر خ، ج ۳ / ص ۲۵ ۔ احمدی کہلانے والو! اگر یہ باتیں دیکھ کر بھی تمہارا دھیان اس طرف نہیں جاتا کہ جسکو تم نبی مانتے ہو اسکے روز و شب دیکھو تو سہی کیسے گزر رہے ہیں یا کم از کم ان باتوں کو سوچو اور اپنے مربیوں سے، امراء سے انکی تشریح نہ مانگو تو اللہ ہی تمہارا دماغ ٹھکانے لگائے۔ اللہ بھی اسکو ہدایت نہیں دیتا جسکے اپنے دل میں ہدایت کی خواہش نہ ہو۔

علم الحیات :۔ یہ تو ممکن ہے کہ ایک نبی کو جسم کے اندرونی اعضاء کی تفصیل اور ان کے فنکشن کے بارے میں علم نہ ہو، لیکن نہ صرف نبی بلکہ ایک عام آدمی کو بھی پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مذکر و مونث، انسانوں میں، جانوروں میں حتیٰ کہ نباتات میں بھی بنائے ہیں اور ان کے بعض جسمانی اجزاء اور انکے نتیجہ میں عمل مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ بعض فنکشن ایک ادا کر سکتا ہے دوسرا نہیں مثلاً مذکر دودھ نہیں دیتا اور بچہ نہیں جنتا وغیرہ۔ لیکن یہ پیرنبی، جنکا دعویٰ نہ صرف طبیب ہونے کا ہے بلکہ خدا انکو ایک لمحہ بھی غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا، انکی دانش کے کچھ نمونے، ''کچھ عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا ہے کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا''، سرمہ چشم آریہ / ر خ، ج ۲ / ص ۹۹ ۔ کیا کہنے اس امام الزماں کی پورے زمانے کی عقل سے بالا باتوں کے، علم الحیوانات کے احمدی ماہرین متوجہ ہوں، انکی تحقیق کے لئے امام الزماں صاحب صرف بکرے کے دودھ کا ہی نہیں ایک اور بھی موضوع دے گئے ہیں، فرماتے ہیں ''بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا خشک مٹی سے پیدا ہوا جسکا آدھا دھڑ تو مٹی کا تھا اور آدھا چوہا بن گیا تھا'' سرمہ چشم آریہ / ر خ، ج ۲ / ص ۹۹ ۔ بات صرف جانوروں تک ہی نہیں بلکہ مرزا جی کا مبلغ علم الاجسام بھی قابل توجہ ہے، انہوں نے مرد سے مریم بننے کا اور اور پھر اپنے آپ حاملہ ہونے کا اور پھر مریم سے عیسیٰ بننے کا کام تو اپنے تک ہی رکھا اور باقی مردوں کو حاملہ تو نہیں بنایا لیکن جاتے جاتے دودھ پلانے والا بنا گئے۔ فرماتے ہیں ''تین معتبر، ثقہ اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام کے ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا، کیونکہ اُسکی ماں مرگئی تھی''، سرمہ چشم آریہ / ر خ، ج ۲ / ص ۹۹ ۔

اولاد کے ساتھ اَنٹ شَنٹ :۔ ہم اوپر مرزا صاحب کے علم الاجسام کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ اور، مرزا صاحب اپنے بیٹے مبارک احمد کو اپنی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق سمجھتے تھے، اسکو ایک سپر مصلح موعود بنا کر پیش کرنے کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلے یہ ایک تفصیلی کہانی ہے اور شاید اسکے متعلق یہ واقعہ بھی انہی کوششوں کی کڑی ہو؟ مبارک کی پیدائش کے بارے میں لکھتے ہیں ''مبارک احمد نے اپنی پیدائش سے دو سال پہلے یعنی یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو اپنی ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں اور پھر دو سال بعد ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا''، تریاق القلوب / رخ ص ۲۱۷ / ج ۱۵ ۔ یہ تو پڑھا ہے کہ سنپنی جب سانپ کے ساتھ اختلاط کرتی ہے تو اگر حالات سازگار نہ ہوں تو سانپ کے مادہ کو وہ اپنے پیٹ میں محفوظ رکھتی ہے اور جب وہ چاہتی ہے اس مادہ سے اپنے انڈوں کو بار آور ہونے دیتی ہے، لیکن انسان کے بارہ میں ایسا کبھی نہیں سنا، اگر کسی کے علم میں ایسی بات ہو تو براہ کرم خاکسار کو بھی مطلع کریں، ورنہ پیدائش سے دو سال پہلے؟ حیا مانع ہے ورنہ اسکا تجزیہ کیا جائے تو یا تو بندہ اپنا سر پیٹے گا یا پھر ہنسے گا۔ لیکن بات یہاں تک نہیں رہتی بلکہ مبارک احمد اپنی پیدائش سے تقریباً دو سال پہلے اپنی بہن مبارکہ کو بھجوا دیتا ہے دنیا میں لیکن خود انتظار کرتا ہے اچھے وقت کا۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ مرزا جی کہہ رہے ہیں، آپ بھی سنئے، فرماتے ہیں '' یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو پیٹ میں مبارک احمد باتیں کرتا رہا اور ایک ماہ بعد یعنی فروری ۱۸۹۷ء کو لڑکی مبارکہ پیدا ہوگئی''، حقیقۃ الوحی / رخ ص ۲۲۷ / ج ۲۲ ۔ اب ماہرین ہی اس بات کی تحقیق کر سکتے ہیں کہ مبارکہ بیگم پیٹ میں سے مبارک بن کر بولتی رہی یا مبارک احمد نے

اپنی جگہ اپنی بہن کو بھجوا دیا اور خود چونکہ اس کے منہ کو خون لگ گیا تھا اس لئے دو سال پیٹ کے اندر حیض کے خون سے پلتا رہا؟ آٹھ سالہ لڑکے کی ڈھائی سالہ لڑکی سے شادی:۔ دوسرا واقعہ بھی اسی مبارک سے متعلق ہے کہ مبارک احمد کی ۸ سال کی عمر میں شادی کردی گئی، کسی نے خواب میں دیکھا کہ مبارک احمد کی شادی ہورہی ہے تو اسکی تعبیر موت نکلی، سوچا کہ اسکی شادی کردی جائے شاید بچ جائے، اس طرح مبارک احمد کی شادی ڈھائی سالہ بچی سے کردی گئی، جو کہ ۶ ماہ کے بعد بیوہ ہوگئی، بعد میں مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اس کو کسی خاندانی تقریب میں دیکھا تو اس سے شادی کرلی اور وہ بعد میں اُم طاہر کہلائی۔ ایک جگہ شادی کی وجہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ اماں جان کو یہ لڑکی بہت پسند تھی، اس لئے شادی کردی۔ یہ کام وہ امام الزماں کررہا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ اس نے دنیا کے اور بالخصوص مسلمانوں کے گلے میں پڑا ہوا جہالت کا طوق نکالنا تھا۔ مرزا جی دنیا کو انٹ شنٹ سناتے رہے اللہ نے انکے اپنے بچوں کے بارے میں انکے اپنے منہ سے انٹ شنٹ کہلوا دیا یا لکھوا دیا اور کروا دیا۔ بیٹی کو چنبیلی کا تیل پلا دیا:۔ اسی طرح لوگوں کو علاج کے نام پر انٹ شنٹ دوائیاں دیتے رہتے تھے، اللہ نے انکے ہاتھ سے اپنی بیٹی کو تیل پلوا دیا، پسر مرزا جی مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں" ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد میں آپ کی لڑکی عصمت ہی صرف ایسی تھی جو قادیان سے باہر پیدا ہوئی اور باہر ہی فوت ہوئی۔ اسکی پیدائش انبالہ چھاؤنی کی تھی اور وہ فوت لدھیانہ میں ہوئی، اُسے ہیضہ ہوا تھا۔ اس لڑکی کو شربت پینے کی عادت پڑ گئی تھی یعنی وہ شربت کو پسند کرتی تھی۔ حضرت مسیح موعود اس کے لئے شربت کی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے، رات کو وہ اٹھتی تو کہتی کہ ابا شربت پینا۔ آپ فوراً اُٹھ کر شربت بنا کر اسے پلا دیا کرتے تھے۔ ایک روز لدھیانہ میں اس نے اسی طرح رات کو اُٹھ کر شربت مانگا۔ حضرت صاحب نے اسے شربت کی جگہ غلطی سے چنبیلی کا تیل پلا دیا۔ جس کی بوتل اتفاقاً شربت کی بوتل کے پاس ہی پڑی تھی۔ لڑکی بھی وہ "شربت" پی کر سورہی۔ صبح جب تیل کم اور گلاس چکنا دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہوگئی ہے مگر خدا کے فضل سے نقصان نہیں ہوا۔ نیز میر صاحب نے بیان کیا کہ اس لڑکی کے فوت ہونے کے بعد حضرت صاحب بمعہ ام المومنین وغیرہا، لدھیانہ سے ایک ہفتہ کے لئے امرت سر تشریف لے گئے تھے"، سیرت المہدی حصہ سوئم، ص ۲۵۹ و ۲۶۰، روایت ۸۷۹۔ کچھ دنوں کے بعد لڑکی فوت ہوجاتی ہے، مگر نقصان نہیں ہوا؟

اپنی وحی کے متعلق:۔ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اور اپنے افکار کو جو مقام دیا، اگر خدا نے توفیق دی تو کسی دوسرے مضمون میں تفصیل کے ساتھ، لیکن صرف ایک جھلک کہ مرزا صاحب اپنے الہاموں اور وحی کو کیا سمجھتے ہیں، فرماتے ہیں" جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں، خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے، خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا"۔ نزول المسیح / رخ، ج ۱۸ / ص ۴۷۷۔ خدا کے کلام کی تشریح اگر ایک عام انسان نہ بھی کرسکے لیکن اللہ کا کلام بے معنی اور بے تکے الفاظ پر مشتمل نہیں ہوتا۔ تو اگر یہ خدا کا کلام ہے تو کیا کوئی احمدی ان الہاموں کی تشریح کریگا۔ (۱) عَثم عَثم عَثم"۔ تذکرہ ص ۳۲۵۔ (۲) "ایک دانہ کس کس نے کھانا"۔ (۳) لاہور میں ایک بے شرم رہتا ہے۔ (۴) خاکسار پیپرمنٹ"۔ تذکرہ ص ۵۲۵، طبع دوم۔ (۵) اس پر آفت پڑی، آفت پڑی"۔ تذکرہ ص ۵۵۱، طبع دوم۔ "پٹ پُٹی گئی"۔ تذکرہ ص ۷۹۷، طبع دوم۔ غرض اس قسم کے بیشمار الہامات ہیں جنکے کوئی معنیٰ نہیں نکلتے اور خود مرزا جی کو بھی معنے سمجھ میں نہیں آئے،

قرآن کیساتھ:۔ مرزا صاحب نے (**نعوذباللہ**) قرآن مجید کے ساتھ بھی مذاق یا افترا سے گریز نہیں کیا، قرآن کو قادیان میں نازل کردیا، فرماتے ہیں "**انا انزلنٰہ قریباً من القادیان**"، اسکی تفسیر یہ ہے کہ **انا انزلناہُ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء** کیونکہ اس عاجز کی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے"۔ تذکرہ ص ۷۶، طبع دوم۔ اور پھر اپنی پنجابی سٹائل عربی میں اسکی تشریح کیسی کرتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتی کہ انسان انکی گستاخیوں پر روئے یا ان کی بیوقوفیوں پر ہنسے، اور صرف قرآن کریم کو قادیان میں نازل ہی نہیں کیا بلکہ قادیان کا نام بھی اس میں اعزاز کے ساتھ درج کردیا، فرماتے ہیں" تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ مدینہ اور قادیان"، ازالہ اوہام / رخ، ج ۳ / ص ۱۴۰ حاشیہ۔ اور پھر بالواسطہ طور پر قرآن کو اپنے اوپر نازل بھی کر لیتے ہیں، لکھتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے" قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں"۔ تذکرہ ص ۶۳۵، طبع دوم۔ اس قسم کے بیشمار حوالے اور گستاخیاں آپکو مرزا صاحب کے لٹریچر میں جابجا پھیلی ہوئی ملیں گی۔ جو کہ صریحاً قرآن، سنت، شریعت، احادیث سے متصادم ہیں اور مسلمان آئمہ، اولیاء نے ہمیشہ ایسے خیالات کو کفر کا درجہ دیا ہے۔

رسول کریم ﷺ کے متعلق:۔ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ "خدا کا پہلوان، نبیوں کے لباس میں" ہیں، اور انکو یہ مقام عشق رسول ﷺ کے طفیل ملا ہے، لکھتے ہیں،" نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی، پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اسکا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ .... اور یہ نام بہ حیثیت فنافی الرسول مجھے ملا"۔ ایک

غلطی کا ازالہ / ر خ ، ج ۱۸ / ص ۲۰۶ تا ۲۱۲۔اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ محمد ثانی ہیں (نعوذ باللہ) بلکہ اپنے بعض مریدوں کی نظر میں رسول کریم سے بھی بڑھکر ہیں،ایک جگہ لکھتے ہیں۔''اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰؐ میں تفریق کرتا ہے،اُس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے''۔(یہ عبارت عربی،فارسی و اُردو میں لکھی ہے۔ناقل)۔خطبہ الہامیہ/ر خ،ج۱۶ / ص ۲۵۹۔اب دیکھئے جس شخص کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ سرتاپا عشق رسول ﷺ میں اتنا غرق ہے کہ اس میں اور (نعوذ باللہ) رسول پاکؐ میں کوئی فرق نہیں اسکا اپنے محبوب رسول ﷺ کے بارے میں بنیادی علم کیا ہے؟ کیا یہ غیرت کی جگہ نہیں ہے کہ جس نام کی چادر اوڑھنے کا دعویٰ ہے اس کے بارے میں بنیادی معلومات بھی نہ ہوں بلکہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی زیادہ صحیح اور بہتر جانتا ہے بہ نسبت ان علمی قوت والے امام الزماں صاحب سے،فرماتے ہیں۔''تاریخ کو دیکھو۔کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جسکا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا تھا اور ماں صرف چند دن کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی''۔پیغام صلح،رخ ص ۴۶۵/ج۲۳۔''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو والدین سے مادری زبان سیکھنے کا بھی موقع نہیں ملا،کیونکہ چھ ماہ کی عمر تک دونوں فوت ہو چکے تھے''۔ایام الصلح / ر خ ،ج ۱۴ /ص ۳۹۶،حاشیہ''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے''۔ پیغام صلح / ر خ،ج ۲۳ /ص ۲۹۹۔میں علمی قوت اور بہتر درایت والے امام الزماں مرزا جی کی تاریخ دانی پر تبصرہ تو آپ پر چھوڑتا ہوں، باتیں تو اور بھی بہت ہیں لیکن اس مضمون میں سب کچھ نہیں پیش کر سکتا۔لیکن اگلے موضوع پر جاتے ہوئے مرزا جی کو اُنٹ شنٹ الہام کرنے والے خدا کی تاریخ دانی کی بھی ایک مثال دیتا چلوں،تا کہ آپکو بھی شاید مرزا جی کی تاریخ دانی بلکہ تاریک دانی کے منبع سے کچھ آگاہی ہو جائے،مرزا جی اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہیں جو (نعوذ باللہ) انکے بقول قرآن شریف کی طرح برحق اور صحیح ہے،فرماتے ہیں۔''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں''۔تذکرہ ، صفحہ ۵۰۲،دوسرا ایڈیشن

اللہ تعالےٰ کیساتھ: ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا کوئی زمانے میں،مرزا جی نے خدا کو بھی نہیں بخشا،اور خدا کی ایسی ایسی صفات بیان کی ہیں یا خدا سے ایسا تعلق ظاہر کیا ہے جو عقل اور شریعت اور شرافت کے خلاف ہے۔ذرا خدا کی صفتیں مرزا جی کی زبانی،لکھتے ہیں:۔

۱۔''وہ خدا جس کے قبضے میں ذرہ ذرہ ہے،اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح آؤں گا''۔ تجلیات الٰہیہ / رخ ، ج ۲۰ /ص ۳۹۶۔اب مرزا صاحب کا خدا کا تصور دیکھیں نعوذ باللہ۔وہ کاہے کا اور کیسا خدا ہو گا جسکو چوروں کی طرح آنے کی ضرورت پڑے گی۔مرزا صاحب نے دھیرے دھیرے چوروں کی طرح نبوت پر ڈاکہ ڈالا ہے تو ایسے نبی کا خدا کا تصور بھی ویسا ہی ہو گا۔

۲۔''**اِنّی مُعًا الرّحمٰنِ اَدُور**۔ ترجمہ۔میں خدائے رحمان کے ساتھ چکر کھاتا ہوں''۔ تذکرہ ، صفحہ ۸۳۰،دوسرا ایڈیشن۔مرزا صاحب خود تو ساری عمر علماء کرام کو پیچ میں پھنساتے رہے جیسا کہ اربعین ۲ میں اقرار کیا ہے اب دنیا کے سامنے خدا کو بھی چکر باز کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۳۔''**ان الذین صدوا من سبیل اللہ رد علیھم رجل من فارس شکراللہ سعیہ**۔یعنی جو لوگ خدا کی راہ سے روکتے تھے ایک شخص فارسی اصل نے اُنکا رَد لکھا۔خدا نے اُسکی کوشش کا شکریہ ادا کیا''۔تحفہ گولڑویہ/ر خ،ج ۱۷ / ص ۱۱۶۔اب وہ شخص جو کہ دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کا علم اسکو ہر روح سے بڑھ کر دیا گیا ہے،اسکو نہیں علم کے کلام پاک میں خدا تعالےٰ نے جگہ جگہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ بے نیاز ہے،اور پھر کیا اس سے قبل بھی کسی نبی اللہ نے ایسے گستاخانہ الفاظ ادا کئے ہیں؟ کیا اللہ تعالےٰ نے کسی اور پیغمبر کا شکریہ بھی ادا کیا؟ ایسا صرف یقیناً ایک مراق زدہ، بیمار اور خبطِ عظمت کا شکار ذہن ہی کہہ سکتا ہے۔

۴۔''**انت منی بمنزلۃ ولدی** ۔ترجمہ:۔تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے''۔حقیقۃ الوحی/ر خ،ج۲۲/ ص ۸۹ /۔لیکن یہ بھول گیا کہ خدا کی تو صفت یہ بھی ہونی چاہئے کہ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کسی کا بیٹا،(اگر واقعی وہی اللہ مراد ہوتا،جو قرآن کریم نے بتایا تو اپنی ہی قرآن کی دی ہوئی تعلیم کے خلاف کبھی بھی یہ نہ کہتا)۔مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ، ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے۔جسے استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں''۔توضیح المرام / ر خ ، ج ۳ / ص ۶۴۔تو کیا پھر عیسائیوں پر اعتراض کی گنجائش ہے؟

۵۔''**اسمع ولدی** اے میرے بیٹے سن''۔ البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹۔اگر مرزا صاحب کا بھی یہی دعویٰ ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیوں پر اعتراض کیوں؟ آج کل قادیانی جماعت اس الہام سے فاصلہ ظاہر کرتی ہے اور کہتی ہے کہ''البشریٰ'' منظور قادیانی نے مرتب کی تھی اور اس نے غلط لکھا ہے۔یہ عذر اس لئے قابل قبول نہیں کہ جو بھی احمدی کوئی کتاب یا مضمون کسی بھی موضوع پر اور خاص طور پر جماعت کے بارے میں لکھے گا تو اسے جماعت کی منظوری لینی پڑے گی اور اگر کسی نے جماعت کی منظوری کے بغیر لکھا تو اس کے خلاف کاروائی ہوتی ہے اور جہاں کتاب بھی ایسی جس میں جماعت کی منشاء کے مطابق الہامات جمع کر کے جماعت کی مدد سے ہی شائع کئے جائیں

اور جماعت کی اجازت سے ہی نہیں بلکہ جماعت خود وہ کتاب فروخت کرے تو اس کتاب کے مندرجات سے کیسے بری الذمہ ہو سکتی ہے؟ اور مرزا صاحب کی یہ تحریر نہ صرف مرزا صاحب کے اس الہام کے مطابق ہے بلکہ جماعت کے آج کے جھوٹ کا بھی پردہ چاک کرتی ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں ''اور ان دونوں محبتوں کے کمال سے جو خالق اور مخلوق میں پیدا کرنا اور مادہ کا حکم رکھتی ہے اور محبت الٰہی کی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ جسکا نام روح القدس ہے اسکا نام پاک تثلیث ہے۔ اس لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن اللہ کے ہے''۔ توضیح المرام / رخ، ج ۳ / ص ۶۲، تلخیص۔ لو، عیسائیوں کے دونوں عقیدوں کو قادیانی بنالیا گیا اس طرح نہ صرف ابن اللہ بلکہ ایک پاک تثلیث بھی پیش کردی۔ فاعتبرو یا علی الابصار۔

۶۔ ''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے''۔ حقیقه الوحی / ر خ، ج ۲۲ / ص ۱۰۸۔ کیا نبیوں کے سردار، فخر الانبیاء، فخر الرسل، فخر انسانیت، شفیع روز محشر، رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا تھا؟

۷۔ ''اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْن۔ ترجمہ۔ میں وہی چاہتا ہوں، جو تم چاہتے ہو''۔ تذکرہ، صفحہ ۷۷۱، دوسرا ایڈیشن۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے، محبوب سبحانی، فخر الانبیاء، فخر الرسل، فخر انسانیت، شفیع روز محشر، رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ کو بھی اس قسم کی کوئی یقین دہانی کروائی تھی۔

۸۔ حتیٰ کہ مرزا جی یہ دعویٰ کرتے ہیں ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں''۔ آئینہ کمالات اسلام / رخ، ج ۵ / ص ۵۶۴۔ اور اگر ہمارے قادیانی دوست کہیں کہ یہ خواب ہے تو مرزا جی نے فرمایا ہے کہ ''پیغمبر کا کشف اور خواب وحی ہے''۔ ایام الصلح / رخ، ج ۱۴ / ص ۲۷۵ و ۲۷۶۔ اور اپنی وحی کو مرزا جی کو قرآن کی طرح پاک اور سچی قرار دیتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے آپ کو صرف نبی اور رسول ہی نہیں بلکہ شرعی نبی اور رسول قرار دیتے ہیں، ملاحظہ کیجئے ''شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''۔ اربعین ۴/ رخ، ج ۱۷ / ص ۴۳۵۔

۹۔ مرزا صاحب کا ایک کشف ایسا بھی پیش کرتا ہوں، جسکا عام حالات میں پڑھنا بھی باعث شرم ہے اور اسکا ذکر کرنا اس سے بھی زیادہ باعث شرم ہے لیکن مرزا صاحب کے خدا تعالےٰ کے متعلق بے ہودہ عقائد کا ذکر ہو رہا ہے اس لئے بھی اسکا بیان ضروری ہے۔ اسکا انکشاف مرزا جی کا ایک رازدار مرید کرتا ہے، مرید کا نام ہے قاضی یار محمد، اور وہ صاحب اپنے ٹریکٹ میں لکھتے ہیں۔ ''جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی یہ حالت ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی، کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، پس سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے''۔ ٹریکٹ نمبر ۳۴/ موسومہ اسلامی قربانی / مؤلفہ قاضی یار محمد صاحب، بی۔ او۔ ایل پلیڈر، نور پور، کانگڑہ، جنوری ۱۹۲۰ء۔

مرزا جی کی ہفوات کے لئے تو ایک کتاب بھی کم ہے قارئین کو مرزا صاحب کا کچھ عمومی تعارف کروانا مقصود تھا۔ مجھے امید ہے کہ قارئین کو کچھ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مرزا جی نے اپنے آقاؤں کی حفاظت میں بیٹھ کر اور ہدایت کاری میں جس طرح، اسلامی تعلیمات، شریعت، شرافت اور عقائد کے پرخچے اُڑائے ہیں، اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی، اور نہ ہی مرزا صاحب سے قبل دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کا اس طرح غیر ملکی طاقتوں کا کھلونا بنا نظر آتا ہے۔ مرزا صاحب کی جھوٹی نبوت اس لئے بھی دوسرے مدعیانِ نبوت سے بڑھکر غلیظ ہے کہ انہوں نے تو اپنی حکومت، طاقت اور اختیار کے لئے نبوت کو استعمال کیا لیکن مرزا صاحب نے اپنے دسترخوان اور دو وقت کی روٹی کے لئے اپنی نبوت کو مسلمان قوم کی تباہی اور بربادی کے لئے استعمال کیا۔ اور آج مرزا جی کی نسل انہی آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر اُن کی مدد سے پوری اُمت مسلمہ کا مذاق اُڑا رہی ہے، اُمت مسلمہ میں جگہ جگہ ٹائم بم فِٹ کر رہی ہے اور انتشار کو ہوا دے رہی ہے! جاگئے اور حکمت و پیار اور اُسوہ رسول، فخر الانبیاء، فخر الرسل، فخر انسانیت، شفیع روز محشر، رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ سے اس فتنہ کا مقابلہ کیجئے۔

میں اپنے مضمون کو مرزا جی کے اپنے ایک الہام کے الفاظ میں ختم کرتا ہوں کہ:

''وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہو گا''۔

حقیقه الوحی / ر خ، ج ۲۲ / ص ۱۰۸۔